مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة القرآن الكريم

رحمت و شفقت (نمبر ۱)

قولہ تعالیٰ: وما ارسلناک الا رحمة للعالمين (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں رسول رحمت ﷺ کی متعدد صفات ذکر فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک نمایاں صفت "مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں رحمۃ للعالمین" بیان فرمائی گئی ہے۔ کہ آپ پوری کائنات کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ مذکورہ آیت کی تفسیر میں بعض مفسرین نے اس کا مفہوم بیان کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ جو آپ ﷺ کی رسالت پر ایمان لائے گا اس نے گویا اس رحمت کو قبول کر لیا اور اللہ کی اس نعمت کا شکریہ ادا کیا۔ نتیجۃً وہ دنیا و آخرت کی سعادتوں سے ہم کنار ہوگا اور چونکہ آپ ﷺ کی رسالت پورے جہان کیلئے ہے اس لئے آپ ﷺ پورے جہان کیلئے رحمت بن کر یعنی اپنی تعلیمات کے ذریعے سے دین و دنیا کی سعادتوں سے ہم کنار کرنے کیلئے آئے ہیں۔ بعض مفسرین نے اس اعتبار سے بھی نبی ﷺ کو جہان والوں کیلئے رحمت قرار دیا ہے۔ کہ نبی ﷺ کی وجہ سے یہ امت بالکلیہ تباہی و بربادی سے محفوظ کر دی گئی جیسے پہلی قومیں اور امتیں حرف غلط کی طرح مٹا دی جاتی رہیں۔ امت محمدیہ پر اس طرح کا کلی عذاب نہیں آئے گا۔ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین کیلئے بددعا نہ کرنا یہ بھی آپ ﷺ کی رحمت کا ایک حصہ تھا۔ آپ کا فرمان ہے:

انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة (صحیح مسلم) اسی طرح غصہ میں کسی مسلمان کو لعنت یا سب و شتم کرنے کو بھی قیامت کے دن رحمت کا باعث قرار دینا نبی کریم ﷺ کی رحمت کا حصہ ہے۔ اسی لئے ایک حدیث میں رسول رحمت ﷺ نے فرمایا:

انما انا رحمة مهداة کہ میں رحمت مجسم بن کر آیا ہوں جو اللہ کی طرف سے اہل جہان کیلئے ایک ہدیہ ہے۔

آپ کی رحمت و شفقت کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ آپ نے مظلوموں، بے کسوں اور مفلوک الحال انسانوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔ خصوصاً یتامیٰ اور مساکین، بیوہ عورتوں (جو کہ بے سہارا ہوتی ہیں) کے مسائل اور ضروریات کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کی کفالت کرنے والوں کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انا و كافل اليتيم فى الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطىٰ وفرج بينهما (بخاری)

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اسطرح ہوں گے آپ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیان والی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔ اور دونوں میں کشادگی فرمائی، یعنی جسطرح دونوں انگلیاں اکٹھی ہیں اسیطرح ایسے انسان کو جو یتیم کا کفیل ہے اسے آنحضرت ﷺ کی جنت میں رفاقت حاصل ہوگی۔ جنت میں نبی ﷺ کی رفاقت اور آپ کا قرب بہت بڑا اعزاز ہے جو یتیم کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کو ملے گا اسی لئے نبی ﷺ نے اس گھر کو سب سے بہترین گھر قرار دیا ہے۔ جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہے اور اسے بدترین گھر کہا گیا جس میں اس کے برعکس یتیم کے ساتھ بدسلوکی کا معاملہ روا رکھا جاتا ہو۔

اسی طرح بیوہ اور مساکین کے مسائل کے حل کیلئے کوشش کرنے والے کیلئے فضیلت بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

الساعى على الارملة والمسكين كالمجاهد فى سبيل الله واحسبه قال والقائم الذى لا يفتر وكالصائم الذى لا يفطر (متفق علیہ)

بیواؤں اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے (راوی حدیث فرماتے ہیں) میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ اس عبادت گزار کی طرح ہے جو سست نہیں ہوتا اور اس روزے دار کی طرح ہے جو ناغہ نہیں کرتا (بخاری و مسلم)

مذکورہ احادیث میں بیوہ اور مسکین کا نام بطور تمثیل کے ہے لیکن حقیقت میں مراد معاشرے کے تمام ضرورت مند، نادار اور معذور افراد ہیں۔ اور رسول رحمت نے ایسے افراد کی کفالت کرنے والے کیلئے اجر میں جہاد فی سبیل اللہ کے برابر قرار دے کر دین رحمت میں اس کام کی اہمیت کو واضح فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو بے سہارا افراد کی کفالت کرنے اور انکے مسائل حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ترجمة الحديث

شرم و حیاء کی اہمیت (نمبر ۱)

عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال الايمان بضع وسبعون او بضع وستون شعبة فافضلها قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان کی ستر یا ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں۔ ان میں سے سب سے افضل لا اله الا الله کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا حدیث میں ایمان کے عمل کے حساب سے جو مختلف مراتب اور درجات ہیں ان کی طرف اشارہ ہے۔ نیز اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ شرم و حیاء بھی ایمان کا حصہ ہے ایک دوسری حدیث میں ایمان اور حیاء کو دو ساتھی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

الحياء والايمان قرناء جميعا فاذا رفع احدهما رفع الآخر (مستدرک حاکم وصححہ علی شرط الشیخین) یعنی حیاء اور ایمان دو ساتھی ہیں جب ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔

حیاء میں اہل اسلام اور اہل ایمان کیلئے بہترین نمونہ سید الاولین والآخرین رسول اکرم ﷺ ہیں کیونکہ آپ شرم و حیاء کے پیکر تھے۔ مندرجہ ذیل حدیث سے رسول اللہ ﷺ کی صفت شرم و حیاء واضح ہوتی ہے۔

عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه قال كان رسول الله ﷺ اشد حياء من العذراء فى خدرها فاذا رأى شيئا يكرهه عرفناه فى وجهه (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر کے گوشے میں پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء دار تھے جب آپ کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے تو ہم آپ کے چہرے کے آثار پہچان لیتے۔

مندرجہ بالا حدیث میں اگرچہ نبی ﷺ کے کمال حیاء کا بیان ہے تاہم اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شرم و حیاء عورت کا خاص وصف ہے بالخصوص کنواری عورت تو شرم و حیاء کا پیکر ہوتی ہے۔ مغربی تہذیب کی جو لعنتیں ہمارے اسلامی معاشرے میں درآمد کی گئی ہیں ان میں سب سے بڑی لعنت عورت کو شرم و حیاء کے زیور سے محروم کرنا ہے کیونکہ اسلامی تہذیب کیلئے یہی آخری حصار ہے اس کو بھی دشمن ڈھانے میں کامیاب ہوتا نظر آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ عطا فرمائے تاکہ وہ اس فتنے سے بچ سکیں۔